216

شہزادیؑ آرہی ہے

آباد کربلا ہے زندان کو بسانے شہزادی آرہی ہے
اسلام بچ گیا ہے شبیرؑ کو بچانے شہزادی آرہی ہے

مجمع ہے شامیوں کا بازار سج رہا ہے
زینبؑ کھڑی ہوئی ہے دربار سج رہا ہے
ہر موڑ ہر گلی میں بجتے ہیں شادیانے
شہزادی آرہی ہے

ہر شام شامِ غم ہے ہر گام کربلا ہے
بازارِ بے حیا میں اک حشر سا بپا ہے
بے رحم شامیوں سے پتھر ستم کے کھانے
شہزادی آرہی ہے

کھاتی رہی طمانچے روتی رہی سکینہؑ
بعدِ حسینؑ اب تک سوئی نہیں حزینہ
زنداں کی تیرگی میں شہزادی کو سلانے
شہزادی آرہی ہے

216 پڑھتے ہو کلمہ جس کا یہ اُس کی ہے نواسی
زہراؑ کی لاڈلی ہے بیٹی ہے مرتضیٰؑ کی
برساؤ پھول اِس پر مارو نہ تازیانے
شہزادی آرہی ہے

کرب و بلا کے بن میں صدمے اُٹھائے اِس نے
ہر لاشِ بے کفن پر آنسو بہائے اِس نے
بازارِ بے حیا میں صدمے نئے اُٹھانے
شہزادی آرہی ہے

زینبؑ کو ظالموں نے لوٹا ہے کربلا میں
کٹتا ہوا گلا بھی دیکھا ہے کربلا میں
لاشے تو دیکھ آئی دیکھے گی قید خانے
شہزادی آرہی ہے

تا عمر بھائی کا ہی زینبؑ منائے گی غم
بازو کھلیں گے جب بھی زینبؑ کرے گی ماتم
فرشِ عزا بچھانے بھائی کا غم منانے
شہزادی آرہی ہے

کوئی نبی و مرسل جو کر نہیں سکا ہے
وہ کارِ انبیاؑ اب تکمیل ہورہا ہے
آدمؑ کو آج سجدہ ابلیس سے کرانے
شہزادی آرہی ہے

محشر میں ہوگا محشر آئے گی بنتِ زہراؑ
ہوگی صدائے داور آئے گی بنتِ زہراؑ
نبیوں جھکاؤ سر کو سارے ستم سنانے
شہزادی آرہی ہے

اے ماتمی جوانو پُرسہ وصول کرنے
مانگی ہیں جو دعائیں ساری قبول کرنے
اے نورؔ زندگی کے سارے ہی غم مٹانے
شہزادی آرہی ہے